سوال ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کا دورِ خلافت۔

جواب ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کو، پونے پانچ برس منصب خلافت کے فرائض ادا کرنے کا موقع مل سکا۔ اور یہ پورا دور اتنا پُرآشوب اور داخلی فتنوں سے بھرا ہوا تھا کہ تاریخ اسلام میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت طلحہ و زبیرؓ جیسے مبشرین جنت صف باندھ کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے۔ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ جیسے مدبّر صحابہ نے ان کے خلاف بساطِ سیاست بچھائی۔ حضرت علیؓ نے میدان کارزار میں جنگ تو جیت لی لیکن حریف کی آخری جنگی تدبیر، یعنی نیزوں پر قرآن کریم کے بلند کرنے سے ان کی صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا۔ اور حضرت علیؓ کے ماننے والے کئی گروہ میں منقسم ہو گئے۔ ایسے مخالف حالات میں حضرت علیؓ اخلاص و وبیداری اور سیاسی تدبر و حکمت عملی کے ساتھ تمام مشکلات سے جس طرح عہدہ برآ ہوئے، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔۔۔ عہد عثمانی میں، نظام حکومت میں، جو خامیاں پیدا ہو گئی تھیں، حضرت علیؓ نے اپنے زمانے میں ان کی اصلاح کی سعی پیہم کی اور نظم مملکت کو حضرت عمرؓ کے نقش قدم پر لا کر چلانے کی کوشش کی۔ مثلاً نجران کے یہودیوں کو حضرت عمرؓ نے جلا وطن کیا تھا، عہد مرتضوی میں انہوں نے واپسی کی بیحد کوشش کی، لیکن حضرت علیؓ نے قبول نہیں فرمایا۔

عمال کے تقرر کے وقت، انہیں گرانقدر نصیحتیں فرماتے۔ ان کی کارگزاریوں کی نگرانی فرماتے۔ اگر کسی والی یا عامل سے کوئی بدعنوانی سرزد ہوتی تو سختی سے بازپرس فرماتے۔ شعبۂ عسکری کا انتظام عہد فاروقی کے انتظام کے مانند قائم کیا۔ فوج کی کثرت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ صرف ایک معرکہ صفین میں، اسی (۸۰) ہزار کی تعداد میں مرتضوی لشکر میدان جنگ میں اترا۔ ضرورت کے مطابق نئی چھاؤنیاں بنائیں۔ نیا قلعہ تعمیر کیا۔ عہد عثمانی تک مجاہدین کی تنخواہوں میں فرق مراتب تھا۔ حضرت علی کے زمانہ میں یہ فرق و اختلاف دور کر دیا گیا۔ تمام مجاہدین کی تنخواہ، خواہ وہ کسی طبقہ کے ہوں، برابر کر دی گئی ۔۔۔ شعبۂ مالیات میں اضافہ کی تدبیریں اختیار کی گئیں۔ عہد مرتضوی سے پہلے جنگلوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا تھا۔ حضرت علیؓ نے ان کو قابل محصول قرار دیا۔ البتہ عہد رسالت میں گھوڑے زکوٰۃ سے مستثنیٰ تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی اس کو برقرار رکھا۔ حضرت علیؓ عہد رسالت میں منصب قضا پر فائز کئے گئے اور فن قضا کے سب سے بڑے ماہر کی تصدیق سے ممتاز فرمائے گئے۔ ان کے ایوان عدالت میں بلا امتیاز مذہب وملت، امیر و غریب سب برابر تھے۔ اپنے دور خلافت میں بھی شعبۂ قضاء کے اس امتیاز و احترام کو قائم کیا اور اس پر خود عمل کر کے دکھلایا۔ اگر وہ خود کسی مقدمہ میں فریق ہوتے تو قاضی کے سامنے حاضر ہوتے۔

جیل خانے کی ابتداء عہد فاروقی میں ہو چکی تھی۔ حضرت علیؓ نے اس پر خاص توجہ دی اور اس مقصد کے لئے مستقل عمارتیں بنوائیں۔ قیدیوں کو عام طور پر بیت المال سے ہی کھانا دیا جاتا تھا۔ عام طور پر حضرت علیؓ بازار کی نگرانی خود فرماتے اور دکانداروں کے معاملات پر سخت نگاہ رکھتے۔ اور لوگوں کو ایمانداری کے ساتھ تجارت کرنے کی تلقین کرتے۔ حضرت علیؓ، شریعت کی روح اور افعال نبوی پر مجتہدانہ نگاہ رکھتے تھے۔ اپنے دور خلافت میں انہوں نے بعض ایسے قوانین کو واضح کیا جہاں آیات قرآنی اور احکام نبوی کے بعد خلیفۂ وقت کو اجتہاد کا حق دے کر مناسب فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے مختلف جرائم کے لئے مختلف سزائیں تجویز کیں۔ مثلاً شراب نوشی کی سزا میں کوڑوں کی تعداد متعین نہیں تھی، حضرت علیؓ نے ستر (۷۰) کوڑے تجویز کئے۔

حضرت علیؓ ذمیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور ان کے ساتھ شفقت آمیز برتاؤ کرتے تھے۔ چنانچہ ایران میں بار بار سازشیں ہوئیں، بغاوتیں برپا کی گئیں۔ مگر حضرت علیؓ نے رحم سے کام لیا، نرمی برتی اور اسلامی حکومت کی اطاعت پر قائم رہنے پر آمادہ کیا۔ عہد مرتضوی میں اہل عجم کے ساتھ بھی اس قدر لطف و کرم کا برتاؤ کیا جاتا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ اس عربی سلطنت نے تو نوشیرواں کی یاد تازہ کر دی۔

☆☆☆